حضرت مولانا عبد السلام صاحب مد ظلہ (حضرو)

کے خط کے جواب میں

امام المحدثین، بقیۃ السلف

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

کا

مکتوبِ سلیم

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

اے سرزمین دیوبند

شاد باش و شاد زی اے سرزمین دیوبند
ہند میں تو نے کیا اسلام کا جھنڈا بلند

ملت بیضا کی عزت کو لگائے چار چاند
حکمت بطحا کی قیمت کو کیا تو نے دوچند

اسم تیرا بامسمیٰ، ضرب تیری بے پناہ
دیو استبداد کی گردن ہے اور تیری کمند

تیری رجعت پر ہزار اقدام سو جان سے نثار
قرن اول کی خبر لائی تیری الٹی زقند

تو علم بردار حق ہے، حق نگہبان ہے تیرا
خیل باطل سے پہنچ سکتا نہیں تجھ کو گزند

ناز کر اپنے مقدر پر کہ تیری خاک کو
کرلیا ان عالمان دین قیم نے پسند

جان کر دیں گیں جو ناموس پیمبر ﷺ پر فدا
حق کے رستے پر کٹا دیں گیں جو اپنا بند بند

کفر ناچا جن کے آگے بارہا تگنی کا ناچ
جس طرح جلتے توے پر رقص کرتا ہے سپند

اس میں قاسم ہوں کہ انورشہ کہ محمود حسن
سب کے دل تھے درد مند اور سب کی فطرت ارجمند

گرمیٔ ہنگامہ تیری ہے حسین احمد سے آج
جس سے پرچم ہے روایات سلف کا سر بلند



30/-

حضرت مولانا عبد السلام صاحب مدظلہ (حضرو)

کے خط کے جواب میں

امام المحدثین، بقیۃ السلف

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

کا

مکتوبِ سلیم

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

0300-4235523

احمد سعید ملتانی، اشاعۃ التوحید والسنہ کی کوکھ سے اٹھا اور توحید کے نام پر اس نے گستاخی و بے ادبی کی زبان سے رب تعالیٰ، قرآن مجید، حضرات انبیاء علیھم السلام سے لے کر سلف وخلف میں سے کسی کو معاف نہیں کیا بالآخر ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' جیسی بدنام زمانہ کتاب اور اس گستاخانہ لب ولہجہ کا خسارہ اپنے سر لے کر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کے جواب میں کئی وقیع کتب علمائے حق نے لکھیں ہیں۔ دلائل اور سلجھے ہوئے اندازِ تحریر کے اعتبار سے حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب دامت برکاتہم (بھکر) کی کتاب ''عادلانہ دفاع'' کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت سے نوازا ہے۔

''عادلانہ دفاع'' کا مقدمہ حضرت مولانا نثار احمد الحسینی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز امام الزاہدین والعارفین، قطب الارشاد حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہٗ کا تحریر کردہ ہے۔ اس مقدمہ میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ احمد سعید ملتانی کو اس انجام تک پہنچانے والا ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہی کا ماحول ہے اور اشاعۃ التوحید والسنہ اور احمد سعید ملتانی میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے ''عادلانہ دفاع'' پر اپنی تقریظ میں مولانا نثار احمد الحسینی دامت برکاتہم کے پیش کردہ اس مؤقف کی تائید فرماتے ہوئے اسے مبنی برحقیقت قرار دیا ہے۔ اس پر ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے اکابر میں سے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہٗ، جامعہ عربیہ اشاعۃ القرآن، حضرو نے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کو خط لکھا، اس پر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے دلائل وحقائق سے بھرپور جواب لکھا۔ دونوں خطوط قارئین کی دلچسپی اور الفارق بین الحق والباطل کے طور پر پیشِ خدمت ہیں۔ (ادارہ)

قائم شدہ ۱۳۹۱ھ
۱۹۷۱ء

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. (الحدیث)

دینی علوم کا مرکز

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن

محلہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک پاکستان
دفتر فون: 0572-310423
دار الاقامہ فون: 0572-313181

مورخہ [illegible]
9 - 3 - 2011

مخدوم العلماء۔ شیخ المحدثین حضرت مولانا [illegible] صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد ادب و احترام کے بعد۔ آپ کی عظیم تر ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے یہ گزارش کر رہا ہوں۔

علامہ احمد سعید ملتانی کا جو [illegible] غلو۔ اور اب "قرآنی تدریس۔ بخاری [illegible]" نام سے امام بخاریؒ اور دورہ بخاری پر جو اعتراضات تھا جو تمام محدثین [illegible] اور [illegible] کے خلاف مواد ہے۔ [illegible] ہے۔ زندہ یا فوت شدہ ان [illegible] اسکی ہر وقت خالص اسکی ذاتی [illegible]

[illegible]

[illegible] پر چند نام ہیں ان میں [illegible]

آپ کی تقریر [illegible]

[illegible]

کئی نسخے کھو گئے ان سے دستخط کروانے ہیں۔

آپکی اس عنایت پر شدید ممنونیت پیدا ہو رہی ہے اگر آپ رفاقت فرما دیں۔ تو بہت ممنون ہوں گا

فقط والسلام!

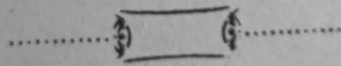
آپکا اپنا

عیسیٰ خادم الحکام

دو رسالے بھی ارسال خدمت ہیں

دوا بھی نسخہ ارسال خدمت ہے

عیسیٰ



باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

بخدمت گرامی قدر

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم

اُمید ہے آپ بعافیت ہوں گے آپ کی خدماتِ دینیہ اور مساعی جمیلہ پر دِل سے دعاء گوہوں۔

آپ کا خط اور دو رسالے ملے اس یادفرمائی پر مشکور ہوں جزاک اللہ تعالیٰ فی الدارین خیرًا۔

آپ نے مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب دام ظلہم کی کتاب ''عادلانہ دفاع'' پر بندہ کی تقریظ پر تشویش کا اظہار فرمایا اور وضاحت طلب فرمائی ہے۔ یہ آپ کا حق ہے البتہ اس سلسلہ میں آنجناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ بندہ نے احمد سعید خان ملتانی کے متعلق'' اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے باحوالہ لکھا ہے آپ نے لکھا ہے کہ:

''آپ کی تقریظ میں ''خس کم جہاں پاک'' سے چند حوالے درج ہیں جو حافظ نثار صاحب نے بغض وعناد سے بھرے لکھے ہیں۔''

اس پر عرض ہے کہ ''خس کم جہاں پاک'' مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مد ظلہم کی کتاب نہیں پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضا صاحب کی کتاب ہے جو کہ اشاعۃ التوحید والسنہ کے مرکزی نائب ناظم اور اشاعۃ التوحید والسنہ کے ترجمان ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات کے مدیر ہیں۔ اور یہ کتاب ''مرکز اشاعۃ التوحید والسنہ'' لالہ موسیٰ، گجرات، پاکستان سے مطبوعہ ہے۔

''خس کم جہاں پاک'' کے حوالہ جات کو'' اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی نسبت سے اسی لیے لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب'' اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہی کے ذمہ دار حضرات کی ہے۔

اشاعۃ التوحید والسنہ کی طرف شائع کردہ ''خس کم جہاں پاک'' میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ احمد سعید خان ملتانی، جماعت سے نکالے جانے سے پہلے سے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی، قرآن مجید میں تحریف، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، ائمہ اسلاف اور خاص کر اکابر علمائے دیوبند کی گستاخی اور تکفیر کا مرتکب رہا ہے اور آخر تک اس پر قائم رہا۔ اس کے باوجود مؤلف لکھتے ہیں:

''یہ تو قائدین کا حوصلہ تھا کہ وہ پھر انہیں ساتھ لیکر چلنے کی کوشش فرماتے رہے۔''

[خس کم جہاں پاک'' ص ۱۱۲]

مؤلف ''خس کم جہاں پاک'' احمد سعید خان ملتانی کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے نکالنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مولانا احمد سعید خان ملتانی کو کسی فقہی مسئلے میں اختلاف کی بنا پر نہیں بلکہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ پاکستان'' کے دستور سے انحراف کے جرم میں جماعت سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔'' [''خس کم جہاں پاک'' ص ۹]

اس اقتباس پر آپ ہی انصاف سے فیصلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی، قرآن میں تحریف، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، ائمہ اسلاف اور خاص کر علمائے دیوبند کی تکفیر کو برداشت کرنا کیا حوصلہ کہلاتا ہے؟

حوصلہ تو شرعاً محمود، عزیمت اور باعثِ اجروثواب ہے۔ اور ایسے لب ولہجہ کو برداشت کرنے پر اکابرین اشاعۃ التوحید والسنہ کس اجروثواب کے مستحق ہیں؟

اتنی گستاخیوں اور بے باکیوں کو فقہی یعنی دینی اختلاف نہ کہنا کون سی شریعت ہے؟

جہاں تک احمد سعید خان ملتانی کو صحیح بخاری، رواۃ صحیح بخاری اور کبار محدثین کے متعلق توہین آمیز کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' اور اس جیسی دوسری حرکات پر ابھارنے والے حضرات کے ناموں کا تعلق ہے جو بندہ نے لکھے ہیں اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں اور نہ میں نے لکھا ہے کہ ان حضرات نے احمد سعید خان ملتانی سے یہ کتاب لکھوائی ہے بلکہ بندہ نے تو لکھا ہے کہ:

''احمد سعید خان چتروڑی کو اس حرکت پر ابھارنے والے یہی سب لوگ ہیں۔''

[عادلانہ دفاع، طبع دوم، ص ۲۳]

اور

''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی انہی باتوں نے چتروڑی کو مہمیز کیا ہے۔''

[عادلانہ دفاع، طبع دوم، ص ۲۴]

مولانا سید عنایت شاہ صاحب گجراتی، مولانا محمد امیر بندیالوی، مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی۔ یہ حضرات احمد سعید خان ملتانی کی اس کتاب سے پہلے فوت ہو چکے ہیں مگر ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کا یہ ماحول انہی حضرات کا بنایا ہوا ہے اور احمد سعید خان ملتانی وغیرہ حضرات انہی لوگوں کے تربیت یافتہ ہیں۔

''خس کم جہاں پاک'' میں مذکور احمد سعید خان ملتانی کی تمام گستاخانہ باتوں کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ''

کے اکابرین نے حوصلہ سے برداشت کیا اور اسے مجلس مقننہ کا نائب صدر بنایا، اشاعۃ التوحید والسنہ کے مرکزی مبلغین میں شمار کیا، مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب نے اسے اپنا بیٹا کہا اور جماعت نے اسے امام انقلاب، شیخ القران اور قاطع شرک و بدعت قرار دیا تو احمد سعید خان ملتانی کے اس لب ولہجہ کا اشاعۃ التوحید والسنہ کو ذمہ دار نہ ٹھرایا جائے تو کیا کیا جائے؟

بندہ نے احمد سعید خان ملتانی کے تربیت کنندگان کے طور جو نام لکھے ہیں ان کی طرف سے صحیحین، رواۃ صحیحین، محدثین اور اکابرین امت کے متعلق فکری آزادی اور گستاخی کا ماحول ان حضرات کی طرف سے احمد سعید خان ملتانی کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' سے پہلے کا ہے اس کا کچھ اجمال آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

مولانا سید عنایت شاہ صاحب گجراتی صاحب مرحوم

مولانا سید عنایت شاہ گجراتی صاحب مرحوم صحیحین کے رواۃ کے متعلق لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ان محققین، محدثین اور ائمہ پر لاکھوں رحمتیں برسائے جنہوں نے بخاری و مسلم جیسی اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں پوری تحقیق و تفتیش کے بعد ان کے ضعیف، شیعہ اور معتزلہ راوۃ کی نشاندہی کردی ہے''۔

[ادخال الباغیین۔ص ۳۶، مشمولہ: ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات، جلد ۸، ش: ۲، صفر ۱۴۱۷ھ/ جولائی ۱۹۹۶ء]

مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب کا ایک اور انداز دعوت توحید ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

''قرآن کی واضح آیات ہیں کہ مردے نہیں سنتے۔ ایسی احادیث، جو قرآن مجید کی آیات کے خلاف ہوں ناقابل تسلیم ہیں۔ ہماری جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کی مجلس شوریٰ جس میں تمام ملک کے نمائندے شریک تھے، حضرت الامیر جناب شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ نے اعلان فرمایا کہ ''سماعِ موتی کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے''۔ اور نام لے کر فرمایا کہ یہ جو مولوی سرفراز گکھڑ والے ہیں انہوں نے ایک کتاب ''سماعِ موتی'' پر لکھی ہے جس میں بہت فریب دہی اور غلط بیانی کی ہے لہٰذا یہ دجالوں میں بڑا دجال ہے۔ اور اس مجلس کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اس کا نام لیکر تردید کریں۔ اس کی کتابوں کی بھی تردید کریں، اگر نہ کروگے تو کل کو آنے والی نسل تم پر لعنت بھیجے گی'' اور فرمایا کہ جو حدیث قرآن کے خلاف نہ ہو اس کو تسلیم کیا جائے اور یہ بھی کہا کہ کوئی صحیح حدیث مخالفِ قرآن نہیں''۔ [ماہنامہ ''الاخوات'' لاہور۔ جون ۲۰۰۲ ص ۳۸]

مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی مرحوم
اور
مولانا محمد امیر بندیالوی مرحوم

مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی مرحوم صحیح بخاری کے رواہ کو رافضی، معتزلہ، قدریہ اور ضعیف قرار دیتے ہیں۔ مولانا محمد امیر بندیالوی مرحوم نے نیلوی صاحب کی اس تحقیق کو اردو میں منتقل کیا ہے۔ چنانچہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

"فاعلم اناقداعتمدناعلیٰ اخراج الامام البخاری هذاالحدیث واخذناوقبلناه وان کانت الرواة منهم روافض قدرية ومنهم قدريّة فقط ومنهم مدلسون ولولم يكن رواه البخاری فی صحیحه هذالرددناكما رددناالحديث الذی اخرجه ابن ماجه فی سننه عن عبدالاعلیٰ والقيناه علی الحائط فان البخاری وان روٰی عن مثل هؤلاء الرواة محتاط لاياخذعنهم الاماكان علیٰ شرطه ولولم یکن علیٰ شرطه لم يخرجه كماانه لم يخرج حديث اكل الداجن الصحيفة۔"

[شفاء الصدورفی تحقیق عدم سماع من فی القبورص ۱۲۲]

"پس جان لو کہ ہم نے اس حدیث کو امام بخاری کی تخریج پر اعتماد کرتے ہوئے قبول کیا ہے۔ اگرچہ اس کے راویوں میں کچھ روافض قدریہ اور کچھ فقط قدریہ ہیں اور ان میں مدلسین بھی ہیں اور اگر یہ روایت امام بخاری اپنی صحیح میں روایت نہ کرتے تو ہم اس روایت کو اسی طرح رد کر دیتے جس طرح ہم نے اس حدیث کو رد کر دیا ہے جسے ابن ماجہ اپنی سنن میں عبدالاعلیٰ سے لائے ہیں۔ اور ہم نے اس روایت کو دیوار پر مار دیا ہے۔ پس بخاری اگرچہ ان جیسوں سے محتاط ہو کر روایت کرتے ہیں اور ان سے وہی لیتے ہیں جو ان کی شرط پر ہو اور اگر ان کی شرط پر نہ ہو تو اس کی روایت نہیں لیتے جس طرح انہوں نے "اکل الداجن" والی روایت نہیں لی۔"

اشاعۃ التوحید والسنہ کے مشہور مناظر اور آپ کے دیرینہ رفیق مولانا یونس نعمانی صاحب نے اپنی کتاب "تحقیق مسائل" میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات کو رد کرتے ہوئے یہ دعوٰی کیا ہے کہ صحیحین کی یہ روایات قرآن مجید کی مخالف ہیں اور موضوع ہیں ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۹۳، ۱۷۷

مولانا محمد طیب طاہری صاحب، مولانا یار بادشاہ صاحب، مفتی سراج الدین صاحب، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، اٹک

مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا یار بادشاہ صاحب شیخ الحدیث دارالقرآن پنج پیر، مولانا سراج الدین مفتی دارالقرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، ان حضرات نے ''تحفۃ الاشاعۃ'' نامی کتاب کی تائید وتحسین کی ہے جس میں اکابر علمائے دیوبند کو یہود ونصاریٰ اور بت پرست ہندوؤں کی طرح قرار دیا گیا اور ان اکابر کی تصانیف اور تبلیغی جماعت کو یہودیت، نصرانیت اور بت پرستی کی دعوت دینے والی بتایا گیا۔

چنانچہ ''تحفۃ الاشاعۃ'' میں ہے:

"ومن تقصیرات بعض الدعاۃ أنھم یخصّون النجاۃ بمذھب ومسلک واحد،......فھذا القول لایصح لأنہ تشابہ بالیھود والنّصاریٰ۔"

[''تحفۃ الاشاعۃ'' ص ۲۵۷،۲۵۶]

''اور بعض داعیوں کی تقصیرات میں سے یہ بھی ہے کہ نجات کو ایک ہی مذہب اور مسلک سے خاص کرتے ہیں...... یہ بات درست نہیں کہ یہ یہود ونصاریٰ سے مشابہت ہے۔''

حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہم اللہ کا ایک حوالہ نقل کر کے لکھا:

"انا للہ وانا الیہ راجعون یاایھا الاخوان فاسمعوا الی ھذہ الھفوات والخرافات ماالفرق بینھم وبین اھل التناسخ والثنویۃ وھل ھذا الادین النصاریٰ والیھود۔"

[''تحفۃ الاشاعۃ'' ص ۳۰۱،۳۰۰]

"انا للہ وانا الیہ راجعون اے بھائیو یہ بکواسات اور خرافات سنو! ان لوگوں اور اہل تناسخ (ہندوؤں) اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ (دین جو یہ لوگ پیش کر رہے ہیں) یہود ونصاریٰ کا دین نہیں ہے؟''

مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ غیر مقلدین کی طرف سے فضائل اعمال کے مقابلہ میں ''فضائل الاعمال'' عربی اردو، پشتو کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وان یجتنبوا من مجالسھم وافکارھم وخرافاتھم وخاصۃ من اھل البدع و

الخرافين الذين ينشرون البدع و الخرافات باسم الدين الصحيح فهولاء مساكين فى العلم و العمل بان العمل يكون بمقتضى العلم و التحقيق فهم مايستطيعون بان يميزو بين قول الله و قول رسوله و قول الصحابة بقلة العلم و الفهم و الرشد فمن اشهر اقوالهم التى يقدمونها فى المحاضرات و المجالس العلمية و المحافل الدينيّة فينسبون الأقوال الى الزهاد و أصحاب الورع و كبار الناس فقولهم "قال الذّهّاد و الرّهبان" فاكثر مواعظهم مبنيّة بالحكايات المحدثة و المنامات الكاذبة والكشف الباطل فالعاقل البصير يمشى و يتبع بمنهج السلف الصالح وهو القران والسنة واثار الصحابة و التابعين والأئمة المجتهدين و يبتعد نفسه عن منهج الخلف فأساس منهجهم بالحكايات و المنامات و بالاحاديث الضعيفة والموضوعة والمناكير، فالرجل البليد يصير صيداً لهم فى شبكاتهم فلا يتخلص نفسه منهم الامن رحم ربى۔

"فأخص بتوصيتى و نصيحتى لجميع الدعاة و المسلمين الذين يخرجون و يتجولون مع هؤلاء المساكين فى سبيل الدعوة والتبليغ فعليهم أن يتجنبوا منهم و ان يبتعدو أنفسهم من هولاء الذين يسمونهم "جماعة التبليغ" و يشاركوا و يلتحقوا أنفسهم بالاخوة الذين يجتهدون ليلاو نهاراً ببذل جهودهم الخالصة و محنهم الدائمة فى نشر الدعوة الصحيحة لاشاعة التوحيد والسنة فى جميع اطراف العالم۔"

[''فضائل الاعمال''ص ۱۹،۲۰]

''اور اہل توحید کو چاہیے کہ ان باطل اور گمراہ فرقوں کی مجالس، افکار اور ان کے خرافات سے بچیں اور خاص کر اہل بدعت اور خرافین جو بدعات اور خرافات کو دین صحیح کے نام سے پھیلا رہے ہیں ان سے بچیں یہ علم وعمل سے تہی دست ہیں اس لیے کہ ان کا عمل (ان کے) علم و تحقیق پر ہی ہوتا ہے یہ اپنے علم و فہم اور رشد کے قلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقول میں فرق نہیں کر سکتے پس ان کے بیانات، مجالس اور دینی محافل میں ان کی مشہور باتیں وہ یہی ہوتی ہیں کہ مختلف اقوال کو زاہدوں، نیک لوگوں اور بڑے بزرگوں کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں: زاہدوں نے فرمایا، بزرگوں نے فرمایا۔ ان کے اکثر بیانات من گھڑت واقعات، جھوٹی خوابوں اور باطل کشف پر مبنی ہوتے ہیں پس سمجھدار اور دیکھنے والا تو سلف صالح کے طریقہ پر چلتا ہے جو قرآن، سنت، آثار صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ ہے اور والوں کے راستہ سے بچتا ہے اور پس ان

(تبلیغ والوں) کی بنیاد حکایات، خوابیں، ضعیف موضوع اور منکر احادیث۔

پس ناسمجھ آدمی جب ان تبلیغ والوں کے پنجے کا شکار ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو ان سے نہیں نکال سکتا۔ صرف میرے رب کا رحم ہی اسے بچا سکتا ہے۔

"پس وہ تمام داعی، مسلمان جو علم و عمل سے تہی دست ان تبلیغ والوں کے ساتھ دعوت و تبلیغ کے راستہ میں نکلتے ہیں انہیں میری خاص نصیحت اور وصیت ہے کہ اپنے آپ کو ان تبلیغ والوں سے بچائیں اور ان سے دور رہیں جو اپنا نام "تبلیغی جماعت" رکھتے ہیں اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ شرکت کریں اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑے رکھیں جو رات دن اپنی صلاحیت اور محنت "اشاعت التوحید والسنہ" کیلئے دین کی صحیح محنت میں اطراف عالم میں خرچ کر رہے ہیں۔"

اشاعۃ التوحید والسنہ کے ان حضرات مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا یار بادشاہ صاحب شیخ الحدیث دار القرآن پنج پیر، مولانا سراج الدین مفتی دار القرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، نے اپنی تائید سے مولوی عبد المقدس کی کتاب "تحقیق الحق" اشاعۃ التوحید والسنہ صوابی سے چھپوائی ہے۔ "تحقیق الحق" میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے متعلق قرآن وسنت سے ثابت عقیدہ حیات النبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

"نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اگر بحیات دنیویہ حیات ہوتے تو زمین کے اوپر رہتے۔" ["تحقیق الحق" ص ۱۲۶]

اب ظاہر ہے علماء دیوبند حیات دنیویہ برزخیہ کے قائل ہیں دنیاوی ظاہری کا تو اکابر میں سے کوئی بھی قائل نہیں۔

اسی عقیدہ پر مزید لکھا ہے:

"اجساد کے ساتھ عنصری کا قید لگانا مبتدعین کا خود ساختہ اور خانہ ساز قید ہے۔"

["تحقیق الحق" ص ۶]

بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو "تحقیق الحق" [ص ۱۴۷] پر ان کا عقیدہ ان کی عبارت کے مطابق ہونے پر گمراہ لکھا ہے۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

"حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے شیعوں کی تردید کیلئے یہ ایک فرضی عقیدہ اختیار کیا ہے۔" ["تحقیق الحق" ۱۳۱]

اسی ''تحقیق الحق'' میں ص ۱۳۲ تا ۱۳۷ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی تصنیف ''آب حیات'' کو قرآن مجید کی ستائیس آیات کے مقابل ثابت کیا گیا۔

''المہند علی المفند'' کے متعلق لکھا:

''مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ کے ایماء پر المہند علی المفند سے جواب لکھا جو ایک دفاعی کاروائی تھی۔ بالفاظ دیگر بیان صفائی ہے عقائد علماء دیوبند نہیں ہے۔'' [''تحقیق الحق'' ص ۱۳۷]

دار العلوم دیوبند کے استاذ تفسیر حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

''شمس الحق افغانی صاحب نے بھی یہی کچھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔''

[''تحقیق الحق'' ص ۱۰۷]

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

''مبتدعین کا اس دور میں مقتدٰی مولانا سرفراز خان صاحب ہے۔''

[''تحقیق الحق'' ص ۶]

اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں۔''

[الصوق المرسلہ'' ص ۱۵ بحوالہ ''التعقید الجوہری'' ص ۶۱ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دار القران پنج پیر، صوابی۔]

''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر لو فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔''

[''التعقید الجوہری'' ص ۷۲ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دار القران پنج پیر، صوابی۔]

مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب کے صاحبزادہ اور اشاعۃ التوحید والسنہ کے ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی صاحب ایک تقریر میں آیت کریمہ ''لئن اشرکت لیحبطن عملک'' کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''اے محمد رسول اللہ! میں نے تمہیں سب کا سردار بنایا..... اگر کوئی اور معبود بنایا، میرے ساتھ شریک بنایا تو نبوت چھین لوں گا اور چوہڑوں سے بھی ابتر کر دوں گا۔'' [پنجابی سے ترجمہ ''ضرب حیدری'' ص ۱۷]

بندہ نے اشاعۃ التوحید والسنہ کے بانیان میں سے بعض حضرات سے لیکر موجودہ امیر اور اشاعت کے بڑے حضرات کے جو نام اپنی تقریظ میں لکھے ہیں ان حضرات کے اس اندازِ دعوتِ توحید اور بیان وتحریر کو آپ ملاحظہ کرلیں اور اپنے انصاف ہی سے فیصلہ کریں کہ اس اندازِ تربیت سے کیا احمد سعید خان ملتانی جیسے نہ پیدا ہوں گے؟

بندہ نے ان حضرات کے جو حوالہ جات آپ کو پیش کیے ہیں ان میں صحیحین کی روایات پر علم زنی کی گئی ہے رواۃ صحیحین کو رافضی، معتزلی، خارجی، بدعتی اور ضعیف کہا گیا ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو گمراہ اور فرضی عقائد گھڑنے والا ثابت کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو اور ان اکابر کی تصانیف کو یہودیوں، عیسائیوں اور بت پرستوں سے ملایا گیا ہے۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کو خائن کہا گیا اور مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کو دجالوں میں بڑا دجال کہا گیا ہے۔ اور قائلین سماعِ موتی جن میں امام بخاری رحمہ اللہ سمیت کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ کرام اور اسلاف امت شامل ہیں پر کفر وشرک کا اشاعۃ التوحید والسنہ کی طرف سے متفقہ فتویٰ بھی آپ کے علم میں ہے۔ جب اس ماحول سے احمد سعید خان ملتانی جیسے پیدا ہونے والوں کو اگر اس ماحول کی پیداوار کہا جائے تو آپ شکوہ کرتے ہیں کہ یہ نزلہ اشاعت پر کیوں گرایا جارہا ہے۔

ع جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے ہے

"اشاعۃ التوحید والسنہ" کے ان اکابرین کے صحیحین، رواۃ صحیحین، محدثین کرام اور خاص کر اکابر علمائے دیوبند کے متعلق ان نظریات اور اس ماحول میں احمد سعید خان ملتانی جیسے لوگ پیدا ہوں گے یا اکابر کے متبع اور ادب واحترام والے؟

آپ نے بندہ کے نام خط میں لکھا ہے:

> علامہ احمد سعید ملتانی کا غلو اور اب قرآن مقدس اور بخاری محدث کے نام سے امام بخاری رحمہ اللہ اور رواۃ بخاری پر ۵۴ اعتراضات جو تمام غیر مسلموں، یہود ونصاریٰ، قادیانیوں، پرویزیوں اور روافض کے خلاف مواد ہے۔ (غالباً یہ سہو قلم ہے یہ مواد ان باطل مذاہب کے خلاف نہیں حق میں ہے۔)

آپ کی یہ بات لاریب حق ہے مگر اس پر بھی غور فرمائیں کہ اشاعۃ التوحید والسنہ کا یہ مواد جس کا کچھ نمونہ بندہ نے جناب کو پیش کیا ہے اور یہ اندازِ دعوت وتربیت کس کے حق میں ہے اور جن باطل مذاہب کا آپ نے

تذکرہ کیا ہے وہ اس مواد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں؟

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ بندہ نے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے ذمہ دار حضرات کے ان مذکورہ ناموں میں شیخ القران مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کا نام نہیں لکھا تھا اس کی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس طرح کے گستاخانہ ماحول کو فروغ نہیں دیا اور اہل حق کے اتباع میں ۱۹۶۲ء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دستخط کر دیے تھے۔ اور تاعمر اس پر قائم رہے۔ جزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

جہاں تک احمد سعید ملتانی کا تعلق ہے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے تو اسے جماعت سے نکالنے کے بعد بھی اس سے تعلق رکھا اس سلسلہ میں آپ کے قریب ہی اٹک اور ٹیکسلا کے دو اشتہارات کا عکس بھیج رہا ہوں جن میں احمد سعید خان ملتانی کو للکار شیخ القران لکھا گیا اور یہ اس کے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے اخراج ۹/۹/۱۹۹۸ء کے بعد ۲۹ اپریل ۲۰۰۶ء اور ۱۴ اپریل ۲۰۰۷ء کے جلسوں کے اشتہار ہیں۔

اور کمال تو یہ ہے کہ اٹک کا جلسہ آپ کے زیر صدارت ہے۔ یہ واقعہ احمد سعید ملتانی کو اشاعۃ التوحید والسنہ سے نکالنے کے آٹھ سال بعد کا ہے۔

بندہ آپ کے اس اقدام پر قلبی مسرّت کا اظہار کرتا ہے کہ آپ نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی رحمہ اللہ کو علاقہ چھچھ کے علماء اور اپنے تلامذہ کے دستخطوں سے طبع کرایا ہے مگر آپ کا یہ اقدام پوری ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی ترجمانی نہیں کر رہا ہے اس لیے کہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی مرکزی قیادت نے آپ کی ابھی تک تائید نہیں کی بلکہ یہ لوگ تو شیخ القران مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کی طرف بھی اس عقیدہ کی نسبت نہیں مانتے۔

مثلاً: مولانا محمد حسین شاہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اور جو فیصلہ راولپنڈی میں کیا گیا تھا، اگرچہ اس مجلس میں شامل بڑے بڑے جید علماء نے متفقہ طور پر لکھا تھا، اس کے باوجود وہ فیصلہ شرع کی کسوٹی پر صحیح نہیں اترتا۔ اس لیے اس فیصلہ کا ماننا صحیح نہیں۔ اور اس فیصلہ کا انکار کرنے والے کو اہل السنت والجماعت سے خارج قرار دینا، اور اس کی اقتداء میں نماز نہ ہونے کا فتویٰ دینا نا قابل فہم بات ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس فیصلہ کی بنیاد بننے والی روایت کی تحقیق ہو جانے کے بعد بھی اس فیصلہ

تذکرہ کیا ہے وہ اس مواد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں؟

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ بندہ نے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے ذمہ دار حضرات کے ان مذکورہ ناموں میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کا نام نہیں لکھا تھا اس کی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس طرح کے گستاخانہ ماحول کو فروغ نہیں دیا اور اہل حق کے اتباع میں ۱۹۶۲ء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دستخط کردیے تھے۔ اور تا عمر اس پر قائم رہے۔ **جزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء**

جہاں تک احمد سعید ملتانی کا تعلق ہے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے تو اسے جماعت سے نکالنے کے بعد بھی اس سے تعلق رکھا اس سلسلہ میں آپ کے قریب ہی اٹک اور ٹیکسلا کے دو اشتہارات کا عکس بھیج رہا ہوں جن میں احمد سعید خان ملتانی کو للکار شیخ القرآن لکھا گیا اور یہ اس کے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے اخراج ۹/۹/۱۹۹۸ء کے بعد ۲۹ اپریل ۲۰۰۶ء اور ۱۴ اپریل ۲۰۰۷ء کے جلسوں کے اشتہار ہیں۔

اور کمال تو یہ ہے کہ اٹک کا جلسہ آپ کے زیرِ صدارت ہے۔ یہ واقعہ احمد سعید ملتانی کو اشاعۃ التوحید والسنہ سے نکالنے کے آٹھ سال بعد کا ہے۔

بندہ آپ کے اس اقدام پر قلبی مسرّت کا اظہار کرتا ہے کہ آپ نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی رحمہ اللہ کو علاقہ چھچھ کے علماء اور اپنے تلامذہ کے دستخطوں سے طبع کرایا ہے مگر آپ کا یہ اقدام پوری ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی ترجمانی نہیں کر رہا ہے اس لیے کہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی مرکزی قیادت نے آپ کی ابھی تک تائید نہیں کی بلکہ یہ لوگ تو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کی طرف بھی اس عقیدہ کی نسبت نہیں مانتے۔

مثلاً: مولانا محمد حسین شاہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اور جو فیصلہ راولپنڈی میں کیا گیا تھا، اگرچہ اس مجلس میں شامل بڑے بڑے جید علماء نے متفقہ طور پر لکھا تھا، اس کے باوجود وہ فیصلہ شرع کی کسوٹی پر صحیح نہیں اترتا۔ اس لیے اس فیصلہ کا ماننا صحیح نہیں۔ اور اس فیصلہ کا انکار کرنے والے کو اہل السنت والجماعت سے خارج قرار دینا، اور اس کی اقتداء میں نماز نہ ہونے کا فتویٰ دینا نا قابل فہم بات ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس فیصلہ کی بنیاد بننے والی روایت کی تحقیق ہو جانے کے بعد بھی اس فیصلہ

کو درست کہنے والوں میں رفض کی بو آتی ہے۔"

[ماہنامہ" گلستانِ اسلام" شوال ۱۴۱۷ھ/ مارچ ۱۹۹۷ء جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۱۰ ص ۱۷، ۱۸]

سوانح شیخ القران میں میاں محمد الیاس صاحب لکھتے ہیں:

"بعض علماء دیو بند صلح نامہ راولپنڈی کی عبارت سے استدلال کر کے مولانا (غلام اللہ خان رحمہ اللہ) کو سماع صلوٰۃ وسلام کے قائلین میں شمار کرتے ہیں۔ جو مولانا سے زیادتی اور ان حضرات کی کور باطنی ہے۔" [ص ۲۸۳ حاشیہ نمبر ۲۳]

میاں محمد الیاس صاحب کی اس سوانح شیخ القران کی تائید ماہنامہ تعلیم القران، راجہ بازار راولپنڈی، ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ/ مارچ ۲۰۰۷ء، جلد نمبر ۶۴ شمارہ نمبر ۳، ص ۴۵، ۴۶، ۴۷، پر موجود ہے۔

خود ماہنامہ "تعلیم القران" نے المہند علی المفند کے متعلق لکھا ہے کہ:

"اسے عقائد کا خلاصہ کہنا یا عقائد علماء دیو بند کہنا پرلے درجے کی ضلالت ہے۔"

[ماہنامہ "تعلیم القران" فروری، مارچ ۱۹۹۷ء ص ۴۰ بحوالہ "تحقیق الحق" ص ۱۳۸ مصدقہ مولانا محمد طیب طاہری امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا غلام حبیب (ویسہ) شائع کردہ اشاعۃ التوحید والسنہ، صوابی۔]

اب آپ ہی انصاف فرمائیں کہ "اشاعۃ التوحید والسنہ" حضرت شیخ القران مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے فیصلہ پر کاربند ہے؟

یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ "اشاعۃ التوحید والسنہ" عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قائل ہے؟

یا علمائے دیو بند کے عقائد کے ساتھ متفق ہے؟

اب "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی اکابر علمائے دیو بند کے عقائد سے متصادم واضح پالیسی اور گستاخانہ انداز دعوت کے بعد بھی جو علماء خود صحیح العقیدہ ہونے کے باوجود "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی سرپرستی کرتے ہیں یا ان سے تعلق رکھتے ہیں وہ "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی ان باتوں شریک ہی سمجھے جائیں گے۔

یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جب ماہنامہ "القاسم" جامعہ ابو ہریرہ خالق آباد، نوشہرہ بابت اکتوبر، نومبر ۲۰۰۸ء نے بندہ کا ایک تقریری اقتباس شائع کیا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ کو صحیح العقیدہ بیان کیا گیا۔ تو اس پر "اشاعۃ التوحید والسنہ" سے متعلق مولانا محمد اسماعیل، راولپنڈی نے بندہ کے نام اپنے خط میں جو ماہنامہ "التوحید والسنہ" زیر ادارت مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ میں مطبوعہ ہے اور اس کی تشہیر کی گئی اس

میں بندہ کے متعلق جو زبان استعمال کی ہے ملاحظہ ہو:

"حکومت ملازم کو ساٹھ سال میں ریٹائرڈ کردیتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں ارذل العمر میں وہ یادگار اسلاف بن جاتا ہے۔" [ماہنامہ "التوحید والسنہ" اکتوبر ۲۰۰۸ ص ۳۶]

بندہ نے اگرچہ اسے برا نہیں منایا مگر آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ کیا یہ اخلاق علماء اور اساتذہ حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لائق ہیں؟

اور کیا آپ نے اشاعۃ التوحید والسنہ کے اس اخلاق پر بھی کبھی انہیں سرزنش کی ہے اور تشویش کا اظہار فرمایا ہے؟

آخر میں آنجناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ:

"اشاعۃ التوحید والسنہ" کی مرکزی قیادت اب تک صحیحین کے راوۃ کو شیعہ، معتزلہ، خارجی قرار دے رہی ہے صحیحین کی روایات کو قرآن مجید کا مخالف ثابت کررہی ہے۔ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو آپ نے شائع کیا ہے کے قائلین کو رفض کی بُو والا، کورباطن، اور ضلالت قرار دے رہی ہے۔ اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ اور ان اکابر کے متبعین کو یہود و نصاریٰ اور ہندوں سے ملارہی ہے اور ان کے تصنیفی ذخیرہ کو یہود و نصاریٰ اور بت پرستی کا داعی کہہ رہی ہے تو آپ کو اس "اشاعۃ التوحید والسنہ" سے کیا دلچسپی اور کیا ہمدردی ہے؟

بلکہ آپ نے فیصلہ راولپنڈی ۱۹۶۲ء کے حوالہ سے جو رسالہ شائع کیا ہے اس کی تردید میں اشاعۃ التوحید والسنہ کی طرف سے مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے چوالیس صفحات کا رسالہ "مسلکِ شیخ القران" کے نام سے چھپوایا ہے جس میں اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے روح مبارکہ کے کسی بھی قسم کے تعلق اور سماع صلوۃ وسلام عند القبر کا انکار کیا ہے۔ اور آپ کو شیخ القران رحمہ اللہ پر بہتان اور الزام لگانے والا لکھا ہے آپ کے خلاف مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے یہ کتاب "جمیعت اشاعۃ التوحید والسنہ" کی طرف سے شائع کی ہے اور اس پر مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب کی تقریظ اور تائید ہے۔ گویا مولانا عطاء اللہ بندیالوی کا یہ رسالہ پوری اشاعۃ التوحید والسنہ کی ترجمانی کیلئے لکھا گیا ہے۔

جب کہ آپ نے حال ہی میں بتاریخ: ۱۶ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ/ ۲۰ فروری ۲۰۱۱ء اپنے مدرسہ جامعہ عربیہ اشاعت القران، حضرو میں "مقصد میلاد کانفرس" کے اشتہار میں مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کو "ترجمان علمائے دیوبند" لکھا ہے جبکہ مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب اپنے رسالہ "مسلک شیخ القران" اور آپ کے ترجمان علمائے دیوبند لکھنے سے پہلے بھی اپنے رسالہ "مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم" میں آپ کے پیش کردہ عقیدہ کو قران، حدیث، سنت، صحابہ کرام اور ائمہ امت کے خلاف قرار دے چکے۔

آپ حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کی نشر واشاعت بھی کر رہے ہیں اور اس فیصلہ کو قران وسنت کے خلاف قرار دینے والوں کو ترجمان علمائے دیوبند بھی کہ رہے ہیں اور اسی تعارف سے اپنے ہاں بلا رہے ہیں آخر یہ کیا معاملہ ہے؟ اس طرح تو آپ نے اپنے آپ کو الجھا دیا ہے۔

اسی طرح آپ نے مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ پر مشتمل جو رسالہ بھیجا ہے وہ اس فیصلہ کی حد تک تو درست ہے مگر آخر میں آپ نے جو اپنی تحقیقات لکھی ہیں ان میں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عنوانات: "مسئلہ کی شرعی حیثیت"، "حیات تعلق روح کے ساتھ ہے نہ کہ کامل" اور "سماع صلوۃ وسلام عند القبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روحانی ہے"۔ سے اس عقیدہ میں الجھاؤ پیدا کر دیا گیا ہے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکابر کا فرعی مسئلہ لکھنا روح مبارکہ کے جسد مبارک سے تعلق کی جو کیفیات ائمہ اہلسنت نے لکھی ہیں ان میں سے کسی کیفیت کو ماننا ہے نہ کہ مطلق تعلق اور جسد مبارک کی حیات مراد ہے مطلق تعلق روح اور جسد مبارک کی حیات تو اصولی مسئلہ ہے۔ اسی طرح جسمانی سماع کا انکار کرتے ہوئے روحانی سماع کہنا یا محض روحانی سماع پر زور دینا بھی سماع کا انکار ہے۔ اکابر میں سے یہ کسی کا مؤقف نہیں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تو انہی جسمانی کانوں سے سماع کی تصریح کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"قریب سے صلوۃ وسلام کو ترجیح اور فضیلت حاصل ہوتی ہے کیونکہ زائر کی آواز کا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش مبارک تک پہنچنا بڑے شرف اور مجد کی بات ہے۔"

[مکتوبات شیخ الاسلام ۱/ ۲۴۳ بحوالہ مقام حیات، طبع دوم ص ۴۶۲]

اس لیے ظاہر ہے کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ کے ہاں سماع روحانی سے مراد سماع جسمانی ہی ہے۔

اکابر کے اس طرح کے حوالہ جات پیش کر کے اپنے وضعی مطلب کو کشید کرنا درست نہیں۔ مولانا محمد حسین نیلوی صاحب مرحوم نے بھی اپنی تصانیف میں اسی انداز کو اختیار کیا ہے۔ اس طرح اکابر کی تحریرات میں تعارض ثابت کر کے امت کو اپنے اسلاف سے دور رکھنے کا ماحول پیدا ہوتا ہے نہ کہ اکابر کے اتباع کی دعوت ہے۔

آپ نے اپنے رسالہ "مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

"اور یہی فیصلہ ہماری اشاعت التوحید والسنہ کا ہے۔" [ص ۱۸]

اسی طرح آپ نے اپنے ابتدائیہ میں حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

''انہوں نے بھی اس فیصلہ کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ: اس فیصلہ کے بعد اشاعت التوحید کے علماء سے اختلاف ختم ہوگیا ہے۔'' [ص ۴]

آپ نے جو ہماری اشاعت التوحید والسنہ لکھا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ کیا اشاعت تقسیم ہوگئی ہے؟ یا آپ نے مرکزی اشاعت کے مقابل اپنی الگ اشاعت بنالی ہے؟ یا مرکزی اشاعت نے آپ کا فیصلہ تسلیم کرلیا ہے؟

آپ کے جواب میں مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کی کتاب ''مسلک شیخ القرآن'' سے آخری بات کی تو تردید ہوجاتی ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کے خلاف یہ کتاب ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہی کی طرف سے شائع کی ہے۔

آخر میں مکرر عرض ہے کہ بندہ نے مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب اور مولانا اشار احمد الحسینی مدظلہم کی تحریرات پر جو کچھ لکھا ہے الحمدللہ باحوالہ لکھا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لکھا ہے۔ بندہ آپ کی خدمت میں اپنے پیش کردہ حوالہ جات کے عکسی نقول بھی اسی لفافہ میں ارسال کررہا ہے مجھے نہ کسی سے تعصب ہے اور نہ عداوت۔ آپ سے بھی یہ درخواست ہے کہ ان لوگوں کا دفاع کرنے کے بجائے اکابر علمائے دیوبند قدس سرہم اور ان کی تعلیمات کا دفاع فرمائیں۔ جزاک اللہ خیرا۔

عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے موجودہ حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دیوبندیت جو صحیح عقائد اور درست فکر کا نام ہے کا تحفظ کیا جائے اور غلط عقائد ونظریات سے اس کی حفاظت کی جائے۔ اس لیے کہ امت کا ایمان اسی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

دعوات صالحہ کی درخواست ہے۔

والسلام

سلیم اللہ خان

سلیم اللہ خان

۳ جمادی الاولی ۱۴۳۲ / ۷ اپریل ۲۰۱۱ء

مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان

صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

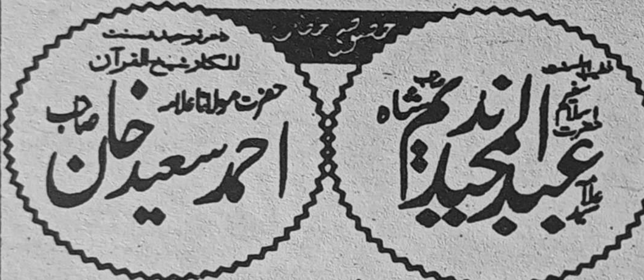
احمد سعید ملتانی کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے ۱۹۹۸ء میں نکالا گیا۔ اس کے آٹھ سال بعد کے اشتہار میں احمد سعید ملتانی بطور داعی توحید وسنت اور للکار شیخ القران۔



ہفتہ 30 ربیع الاول 29 اپریل 2006ء

عظیم الشان توحید وسنت کانفرنس

29 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمقام لالہ زار سٹیڈیم اٹک شہر



حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب

مہمانان گرامی

شیخ رشید احمد وفاقی وزیر ریلوے میجر (ر) طاہر صادق ضلعی ناظم اٹک قاضی خالد محمود تحصیل ناظم اٹک حضرت مولانا قاری سعید الرحمن سابق وزیر مذہبی امور پنجاب

الداعی الی الخیر

حضرت مولانا حافظ محمد صدیق چیئرمین
علماء کونسل ضلع اٹک 0300-5332127

[redacted]

زیر اہتمام اشاعت التوحید والسنہ تحصیل ٹیکسلا
جامع مسجد اسامہ بن زید ٹیکسلا

پیغامِ فخر الانبیاء ﷺ کانفرنس

4 اپریل 2007 — 15 ربیع الاول بروز بدھ مغرب

مختیار قاضی — عبد الجلیل

مولانا اشرف علی

مولانا محمد صدیق صاحب

مولانا نور حسین عابد

عبد الرحمن جاہی

مولانا سجاد الرحمن

حضرت مولانا العلامہ احمد سعید خان ملتانی صاحب

محمود الرحمن — محمد خان — مظہر حق — عبد اللطیف — عبد الرؤف — محمد صدیق

اشاعت التوحید والسنہ نوجوانان توحید و سنت تحصیل ٹیکسلا

مسلکِ شیخ القرآن رحمہ اللہ

فی حیاتِ

سیدِ الانس و الجان

مسئلہ حیات النبی ﷺ اور سماع سلام عند قبر النبی ﷺ کے متعلق
حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کا مسلک و نظریہ
نیز اس سلسلہ میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا مدلل جواب

تلمیذ شیخ القرآن علامہ محمد عطا اللہ بندیالوی

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ اشاعۃ التوحید و السنۃ

جامعہ ضیاء العلوم
جامع مسجد سیدنا معاویہ
فاروق اعظم روڈ سرگودھا

مکتبہ حسینیہ
فاروق اعظم روڈ سرگودھا
فون 0300-6029183

اِرادہ اور کوشش تو ان حضرات کی نیک ہے لیکن کیا دیوبند سے منسوب تمام جماعتیں آپ کے صرف اتنے فیصلے اور ۱۹۶۲ء کے معاہدے پر دستخط کرنے سے آپ سے راضی ہو جائیں گی؟ خدارا سوچیے اور جواب دیجیے کہ علاقہ کے خدام اہلِ سنت صرف اتنے عقیدہ کے رکھنے پر آپ کو گلے لگالیں گے، اور آپ کے گلے میں پھول ڈال کر آپ کو "دیوبندی" تسلیم کرلیں گے، یا ان کا مطالبہ یہ ہوگا کہ المہند علماء دیوبند کی مستند دستاویز ہے۔ جب تک آپ اس پر دستخط نہیں کرتے ہم اس وقت تک آپ کو دیوبندی تسلیم نہیں کرتے ---- تو کیا آپ اِتحاد و اتفاق کے نیک جذبے کے لیے یہ قدم بھی اٹھالیں گے؟ پھر خدام اہل سنت اور اٹک کے قاضیان کا یہ بھی مطالبہ ہوگا کہ صرف عند قبر النبیؐ صلوٰۃ و سلام کے سماع کے عقیدہ اپنانے سے اتفاق و اتحاد نہیں ہو سکتا ---- بلکہ اس کے لیے آپ کو اِستشفاع عند قبر النبیؐ کا قائل ہونا پڑے گا۔ تو کیا آپ اتحاد کے ثمرات سمیٹنے کے لیے اس سیڑھی پر بھی اتر آئیں گے ------ پھر ان کا مطالبہ یہ ہوگا کہ جب تک آپ دعاؤں میں انبیاء کرام کے توسل اور بزرگوں کے وسیلے کے قائل نہ ہوں تو ہم آپ کو دیوبندی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ---- تو کیا آپ اس اتحاد کی خاطر توحید کے گلے پر چھری رکھ کر وسیلے اور توسل کے قائل ہو جائیں گے؟۔

ہمیں دکھ اور افسوس اس بات کا ہے کہ یہ قابلِ احترام اور بزرگ علماء اتحاد و اتفاق کے نیک جذبے کے لیے اپنے نظریات میں معمولی لچک پیدا کرلیتے مگر حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ تعالیٰ کو اس کام کے بطور ڈھال اور بطور دلیل استعمال نہ فرماتے ---- ان کی اس کارروائی اور پمفلٹ بازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اشاعت التوحید و السنّت کے موجودہ احباب خصوصاً نوجوان طبقہ اس مخمصے اور پریشانی میں مبتلا ہو گیا کہ حضرت شیخ القرآنؒ ۱۹۶۲ء کے معاہدے پر دستخط کرکے اپنے پہلے مسلک سے رجوع کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عند القبر صلوٰۃ و سلام کے سماع کے قائل ہو گئے تھے۔

علمائے دیوبند کے متفقہ عقائد کو توحید کو ذبح کرنے والے (شرکیہ عقائد)
قرار دینے کے باوجود مولانا عطاء اللہ بندیالوی ترجمان علمائے دیوبند

سالانہ

مقصد میلادِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس

بمقام

رتیلہ منڈی نزد اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

۱۶ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

20 فروری بروز اتوار وقت: دن 1 بجے

علامہ عطاء اللہ بندیالوی صاحب سرگودھا

داعی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت ترجمان علماء دیوبند

حضرت مولانا محمد عالم طارق

برادر مولانا اعظم طارق شہید

علاقہ بھر میں سیرت النبی ﷺ کے پروگرام

مرکزی سیرت کمیٹی حضرو

0300-5604166 - 0300-5277871

0300-5581181 - 057-2313181

اکابر علمائے دیوبند قدس سرّھم
کا
عقیدہ

۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء میں جب ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے بعض علماء نے علمائے دیوبند کے عقیدہ ''حیات الانبیاء جسمانی، برزخی'' کی تردید کرتے ہوئے جدا راستہ اختیار کیا اور علمائے دیوبند میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی تو اس وقت کے اکابر علمائے دیوبند نے اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے درج ذیل اعلان شائع کروایا۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق
اکابر علمائے دیوبند کا مسلک
علمائے دیوبند کا متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور سب انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور ان کے ابدانِ مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔ اور جسدِ عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور ''حیات دنیوی کے مماثل'' ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکامِ شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے، بلاواسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء پر ''آبِ حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں، ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعوی دائر کرے، اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

﴿۱﴾ مولانا محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہٗ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر ۵

﴿۲﴾ مولانا عبدالحق عفی عنہٗ، مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

﴿۳﴾ مولانا محمد صادق عفا اللہ عنہٗ سابق ناظم محکمہ امور دینیہ بہاولپور

﴿۴﴾ مولانا ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہٗ شیخ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈو الہ یار سندھ

﴿۵﴾ مولانا شمس الحق عفا اللہ عنہٗ، صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

﴿۶﴾ مولانا محمد ادریس کان اللہ لہٗ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

﴿۷﴾ مولانا مفتی محمد حسن مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

﴿۸﴾ مولانا محمد رسول خان عفا اللہ عنہٗ، جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

﴿۹﴾ مولانا مفتی محمد شفیع عفا اللہ عنہٗ، مہتمم دارالعلوم کراچی نمبر ۱

﴿۱۰﴾ مولانا احمد علی عفی عنہٗ، امیر نظام العلماء و امیر خدام الدین لاہور۔

[پیامِ مشرق لاہور۔ جلد نمبر ۳، شمارہ نمبر ۴۔ ع ۱۳۸۰ھ/ستمبر ۱۹۶۰ء]



دارالعلوم دیوبند

کا

اعلانِ حق

آنحضرت ﷺ اپنے مزار مبارک میں بجسدہ موجود اور حیات ہیں، آپ کے مزار مبارک کے پاس کھڑے ہو کر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، ہمارے کان ایسے نہیں کہ ہم سنیں، آپ ﷺ اپنے مزار مبارک میں حیات ہیں، مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بجسدہ وروحہ ہے۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے، وہ غلط کہتا ہے، وہ بدعتی ہے، خراب عقیدے والا ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

کتبہ السید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳/۵/۷۶ھ

- الجواب صحیح جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد، لاہور۔ ۲۱ شوال ۷۶ ۱۳ھ۔
- اجاب المجیب واجاد محمد ضیاء الحق کان اللہ لہ مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور۔
- الجواب صواب محمد رسول خان عفا اللہ عنہ۔
- الجواب صحیح ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر۔

(بحوالہ تسکین الصدور طبع دوم ص ۴۱، ۴۲)۔